# بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## آیت نمبر (84 تا 95)

| ر | ھ | ط |
|---|---|---|

(ف) رَھَطًا بڑا لقمہ لینا۔ بہت کھانا

(افتعال) اِرۡتِھَاطًا قوم کا جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔

رَھۡطٌ افراد کا گروہ۔ جتھ۔ برادری۔ زیر مطالعہ آیت۔91

**ترکیب**

(آیت۔86) بَقِیَّتُ دراصل بَقِیَّۃُ ہے۔ اس آیت میں اس کو لمبی تا سے لکھنا قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ یہاں کے علاوہ یہ لفظ قرآن مجید میں دو جگہ (2/248۔11/117) آیا ہے اور دونوں جگہ اسے گول تا سے بَقِیَّۃُ لکھا جاتا ہے۔ (آیت۔87) اَنۡ نَّفۡعَلُ سے پہلے اَنۡ نَتۡرُكَ محذوف ہے اس آیت میں نَشٰٓؤُا بھی قرآن حکیم کی مخصوص املا ہے۔ (آیت۔91) نَفۡقَہُ کے آخر میں مادہ (ف ق ہ) کی ھ ہے اس لئے اس پر سیدھا پیش آیا ہے۔ یہ اگر ضمیر ہوتی تو اس پر الٹا پیش آتا۔

## ترجمہ

| وَاِلٰی مَدۡیَنَ | اَخَاھُمۡ | شُعَیۡبًا ؕ | قَالَ | یٰقَوۡمِ | اعۡبُدُوا |
|---|---|---|---|---|---|
| (اور بیشک ہم بھیج چکے ہیں) مدین کی طرف | ان کے بھائی | شعیبؑ کو | انہوں نے کہا | اے میری قوم | تم لوگ بندگی کرو |

| اللّٰہَ | مَا لَکُمۡ | مِّنۡ اِلٰہٍ | غَیۡرُہٗ ؕ | وَلَا تَنۡقُصُوا | الۡمِکۡیَالَ | وَالۡمِیۡزَانَ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اللہ کی | نہیں ہے تمہارے لئے | کوئی بھی الٰہ | اس کے علاوہ | اور تم لوگ کمی مت کرو | پیمانے میں | اور ترازو میں |

| اِنِّیۡۤ | اَرٰىکُمۡ | بِخَیۡرٍ | وَّاِنِّیۡۤ | اَخَافُ | عَلَیۡکُمۡ | عَذَابَ یَوۡمٍ مُّحِیۡطٍ ﴿۸۴﴾ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بیشک میں | دیکھتا ہوں تم لوگوں کو | (معاشی) بھلائی میں | اور بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | ایک گھیرنے والے دن کے عذاب سے |

| وَیٰقَوۡمِ | اَوۡفُوا | الۡمِکۡیَالَ | وَالۡمِیۡزَانَ | بِالۡقِسۡطِ | وَلَا تَبۡخَسُوا | النَّاسَ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور اے میری قوم | تم لوگ پورا بھرو | پیمانے کو | اور ترازو کو | انصاف سے | اور حق سے کم مت دو | لوگوں کو |

| اَشۡیَآءَھُمۡ | وَلَا تَعۡثَوۡا | فِی الۡاَرۡضِ | مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۸۵﴾ |
|---|---|---|---|
| ان کی چیزیں | اور انتشار مت پھیلاؤ | زمین میں | فساد کرتے ہوئے |

| بَقِیَّتُ اللّٰہِ | خَیۡرٌ | لَّکُمۡ | اِنۡ | کُنۡتُمۡ | مُّؤۡمِنِیۡنَ ۬ |
|---|---|---|---|---|---|
| اللہ کی چھوڑی ہوئی چیزیں (جو حرام نہیں ہوئیں) | بہتر ہیں | تمہارے لئے | اگر | تم لوگ ہو | ایمان لانے والے |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| وَمَآ اَنَا | عَلَيْكُمْ | بِحَفِيْظٍ (٨٦) | قَالُوْا | يٰشُعَيْبُ | اَ | صَلٰوتُكَ | تَاْمُرُكَ |
| اور میں نہیں ہوں | تم لوگوں پر | نگہبان | ان لوگوں نے کہا | اے شعیبؑ | کیا | آپ کی نماز | حکم دیتی ہے آپ کو |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اَنْ | نَّتْرُكَ | مَا | يَعْبُدُ | اٰبَآؤُنَآ | اَوْ | اَنْ | نَّفْعَلَ |
| کہ | ہم چھوڑ دیں | ان کو جن کی | بندگی کرتے ہیں | ہمارے آباواجداد | یا (ہم چھوڑ دیں) | کہ | ہم کریں |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فِيْٓ اَمْوَالِنَا | مَا | نَشٰٓؤُا ط | اِنَّكَ لَاَنْتَ | الْحَلِيْمُ | الرَّشِيْدُ (٨٧) |
| اپنے مالوں میں | وہ جو | ہم چاہیں | بیشک آپ ہی یقیناً | بڑے بردبار ہیں | بڑے نیک چلن ہیں |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قَالَ | يٰقَوْمِ | اَ | رَءَيْتُمْ | اِنْ | كُنْتُ | عَلٰى بَيِّنَةٍ | مِّنْ رَّبِّيْ |
| انہوںؑ نے کہا | اے میری قوم | کیا | تم نے غور کیا | اگر | میں ہوں | ایک واضح (دلیل) پر | اپنے رب (کی طرف) سے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَرَزَقَنِيْ | مِنْهُ | رِزْقًا حَسَنًا ط | وَمَآ اُرِيْدُ | اَنْ | اُخَالِفَكُمْ |
| اور اس نے عطا کیا مجھ کو | اپنے پاس سے | ایک رزق حسن | اور میں ارادہ نہیں رکھتا | کہ | تمہاری مخالفت کروں |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِلٰى مَآ | اَنْهٰىكُمْ | عَنْهُ ط | اِنْ اُرِيْدُ | اِلَّا | الْاِصْلَاحَ | مَا |
| اس کی طرف | میں منع کرتا ہوں تم کو | جس سے | میں ارادہ نہیں رکھتا | مگر | اصلاح کا | اتنی جتنی |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اسْتَطَعْتُ ط | وَمَا | تَوْفِيْقِيْٓ | اِلَّا | بِاللّٰهِ ط | عَلَيْهِ | تَوَكَّلْتُ | وَاِلَيْهِ |
| میری استطاعت سے | اور نہیں ہے | میری توفیق | مگر | اللہ سے | اس پر ہی | میں نے بھروسہ کیا | اور اس کی طرف ہی |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اُنِيْبُ (٨٨) | وَيٰقَوْمِ | لَا يَجْرِمَنَّكُمْ | شِقَاقِيْٓ | اَنْ | يُّصِيْبَكُمْ | مِّثْلُ مَآ |
| میں رخ کرتا ہوں | اور اے میری قوم | ہرگز امادہ نہ کرے تم کو | میری مخالفت کرنا | کہ | آ لگے تم کو | اس کے جیسا جو |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اَصَابَ | قَوْمَ نُوْحٍ | اَوْ | قَوْمَ هُوْدٍ | اَوْ | قَوْمَ صٰلِحٍ ط | وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ | مِّنْكُمْ |
| آ لگا | نوحؑ کی قوم کو | یا | ھودؑ کی قوم کو | یا | صالحؑ کی قوم کو | اور نہیں ہے لوطؑ کی قوم | تم سے |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بِبَعِيْدٍ (٨٩) | وَاسْتَغْفِرُوْا | رَبَّكُمْ | ثُمَّ | تُوْبُوْٓا | اِلَيْهِ ط | اِنَّ | رَبِّيْ |
| کچھ دور | اور تم لوگ مغفرت مانگو | اپنے رب سے | پھر | تم لوگ پلٹو | اس کی طرف | بیشک | میرا رب |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| رَحِيْمٌ | وَّدُوْدٌ (٩٠) | قَالُوْا | يٰشُعَيْبُ | مَا نَفْقَهُ |
| ہر حال میں رحم کرنے والا ہے | بے انتہا محبت کرنے والا ہے | ان لوگوں نے کہا | اے شعیبؑ | ہم پوری طرح نہیں سمجھ پاتے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| كَثِيْرًا | مِّمَّا | تَقُوْلُ | وَاِنَّا | لَنَرٰىكَ | فِيْنَا | ضَعِيْفًا ج |
| اکثر کو | اس میں سے جو | آپؑ کہتے ہیں | اور بیشک | ہم یقیناً دیکھتے ہیں آپؑ کو | ہم میں | کمزور |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَلَوۡلَا | رَهۡطُكَ | لَرَجَمۡنٰكَ ز | وَمَاۤ اَنۡتَ | عَلَيۡنَا | بِعَزِيۡزٍ ﴿۹۱﴾ |
| اور اگر نہ ہوتا | آپؑ کا قبیلہ | تو ہم ضرور رجم کرتے آپؑ کو | اور آپؑ نہیں ہیں | ہم پر | کوئی بالادست |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قَالَ | يٰقَوۡمِ | اَ | رَهۡطِىۡۤ | اَعَزُّ | عَلَيۡكُمۡ | مِّنَ اللّٰهِ ؕ | وَاتَّخَذۡتُمُوۡهُ |
| انہوںؑ نے کہا | اے میری قوم | کیا | میرا قبیلہ | زیادہ سخت ہے | تم لوگوں پر | اللہ سے | اور تم نے بنایا اس کو (یعنی اللہ کو) |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَرَآءَكُمۡ | ظِهۡرِيًّا ؕ | اِنَّ | رَبِّىۡ | بِمَا | تَعۡمَلُوۡنَ | مُحِيۡطٌ ﴿۹۲﴾ |
| اپنے پیچھے | پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا (یعنی بھلایا ہوا) | بیشک | میرا رب | اس کا جو | تم لوگ کرتے ہو | احاطہ کرنے والا ہے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَيٰقَوۡمِ | اعۡمَلُوۡا | عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ | اِنِّىۡ | عَامِلٌ ؕ | سَوۡفَ | تَعۡلَمُوۡنَ ۙ |
| اور اے میری قوم | تم لوگ عمل کرو | اپنی جگہ پر | بیشک میں (بھی) | عمل کرنے والا ہوں | عنقریب | تم لوگ جان لو گے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مَنۡ | يَّاۡتِيۡهِ | عَذَابٌ | يُّخۡزِيۡهِ | وَمَنۡ هُوَ | كَاذِبٌ ؕ |
| کون ہے | پہنچے گا جس کو | ایک ایسا عذاب جو | رسوا کرے گا اس کو | اور کون ہے وہ جو | جھوٹ کہنے والا ہے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَارۡتَقِبُوۡۤا | اِنِّىۡ | مَعَكُمۡ | رَقِيۡبٌ ﴿۹۳﴾ | وَلَمَّا | جَآءَ | اَمۡرُنَا |
| اور تم لوگ انتظار کرو | بیشک میں (بھی) | تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والا ہوں | اور جب | آیا | ہمارا حکم |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نَجَّيۡنَا | شُعَيۡبًا | وَّالَّذِيۡنَ | اٰمَنُوۡا | مَعَهٗ | بِرَحۡمَةٍ | مِّنَّا |
| تو ہم نے نجات دی | شعیبؑ کو | اور ان لوگوں کو جو | ایمان لائے | ان کے ساتھ | رحمت سے | ہماری (طرف سے) |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَاَخَذَتِ | الَّذِيۡنَ | ظَلَمُوا | الصَّيۡحَةُ | فَاَصۡبَحُوۡا | فِىۡ دِيَارِهِمۡ | جٰثِمِيۡنَ ۙ﴿۹۴﴾ |
| اور پکڑا | ان کو جنہوں نے | ظلم کیا | چنگھاڑ نے | تو وہ لوگ ہو گئے | اپنے گھروں میں | اوندھے گرنے والے |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| كَاَنۡ | لَّمۡ يَغۡنَوۡا | فِيۡهَا ؕ | اَلَا | بُعۡدًا | لِّمَدۡيَنَ | كَمَا | بَعِدَتۡ | ثَمُوۡدُ ﴿۹۵﴾ ع |
| جیسے کہ | وہ رہتے ہی نہ تھے | اس میں | سن لو | دوری ہے | مدین (والوں) کے لیے | جیسے | دور ہوئے | ثمود |

**نوٹ: 1**

آیت نمبر۔87 میں اسلام کے مقابلہ میں جاہلیت کے نظریہ کی پوری ترجمانی ہے۔ اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ اللہ کی بندگی کے سوا جو طریقہ بھی ہو وہ غلط ہے۔ کیونکہ دوسرے طریقے کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور یہ کہ اللہ کی بندگی صرف محدود مذہبی دائرے ہی میں نہیں ہونی چاہیے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہونی چاہیے۔ اس لیے کہ دنیا میں انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے، اللہ ہی کا ہے اور انسان کسی چیز پر بھی اللہ کی مرضی سے آزاد ہو کر تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ اس کے مقابلہ میں جاہلیت کا نظریہ یہ ہے کہ باپ دادا سے جو طریقہ چلا آرہا ہے اس کی پیروی کے لیے اس دلیل کے سوا کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ باپ دادا کا طریقہ ہے۔ نیز یہ کہ دین و مذہب کا تعلق صرف پوجا پاٹ سے ہے، رہے دنیوی معاملات، تو ان میں ہم کو پوری آزادی ہونی چاہئے کہ ہم جس طرح چاہیں کام کریں۔

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مذہبی اور دنیوی دائروں میں تقسیم کرنے کا تخیل (یعنی Secularism) آج کا کوئی نیا تخیل نہیں ہے بلکہ آج سے تین، ساڑھے تین ہزار سال پہلے حضرت شعیبؑ کی قوم کو بھی اس تقسیم پر ویسا ہی اصرار تھا جیسا آج اہل مغرب اور ان کے مشرقی شاگردوں کو ہے۔ یہ فی الحقیقت کوئی نئی روشنی نہیں ہے جو انسان کو آج ذہنی ارتقاء کی بدولت نصیب ہوگئی ہے بلکہ یہ وہی پرانی تاریک خیالی ہے جو ہزارہا برس پہلے کی جاہلیت میں پائی جاتی تھی اور اس کے خلاف اسلام کی کشمکش بھی آج کی نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے۔ (تفہیم القرآن)

**نوٹ:2**

آیت نمبر۔88 میں رزق حسن سے مراد علم وحی ہے۔ جس طرح مادی رزق انسان کی مادی زندگی کے لیے باقی رہنے کے لیے ضروری ہے اسی طرح وحی الٰہی کا رزق حسن انسان کی روحانی زندگی کے لیے ضروری ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے کہ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ اس کلمہ سے جیتا ہے جو اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ (تدبر قرآن)

**نوٹ:3**

ممکن ہے حضرت شعیبؑ اپنی معاش کے لیے خود بھی تجارت کرتے ہوں اس چیز سے شریروں نے فائدہ اٹھا کر یہ شوشہ چھوڑا ہو کہ یہ ناپ تول میں ایمانداری کا وعظ اس لیے کرتے ہیں کہ ہم تو ایمانداری کے ہو کر رہ جائیں اور یہ اپنی من مانی کر کے پورے بازار پر قبضہ کرلیں۔ حضرت شعیبؑ نے ان کی یہ بدگمانی دور کرنے کے لیے فرمایا مَآ اُرِیۡدُ اَنۡ اُخَالِفَکُمۡ اِلٰی مَاۤ اَنۡھٰکُمۡ عَنۡہُ ؕ یعنی بعد میں خود میں وہ کام کروں جس سے تم کو منع کرتا ہوں۔ اصلاح کرنے کے علاوہ میرا اور کوئی ارادہ نہیں ہے۔ (تدبیر قرآن)

## آیت نمبر (96 تا 104)

**و ر د**

(ض)

وُرُوۡدًا: پانی تک پہنچنا یا آنا۔ پھر کسی بھی جگہ تک پہنچنے کے لیے آتا ہے۔ (جَاءَ اور اَتٰی کی طرح اس کا بھی مفعول آتا ہے۔ (دیکھیں آیت۔ 2/البقرہ 23، نوٹ۔ 2)۔ ﴿وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡیَنَ﴾ (28/القصص:23) ''اور جب وہ پہنچے مدین کے پانی یعنی کنویں تک۔''

وَارِدٌ: اسم الفاعل ہے۔ (۱) پہنچنے والا۔ (۲) سقہ۔ بہشتی۔ ﴿وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُھَا ۚ﴾ (19/ مریم:71) ''اور نہیں ہے کوئی تم میں سے مگر یہ کہ پہنچنے والا ہے اس تک یعنی دور تک۔'' ﴿وَجَآءَتۡ سَیَّارَۃٌ فَاَرۡسَلُوۡا وَارِدَھُمۡ﴾ (12/ یوسف:19) ''اور آیا ایک قافلہ تو انہوں نے بھیجا اپنے سقہ کو۔''

مَوۡرُوۡدٌ: اسم المفعول ہے۔ جس تک پہنچا جائے۔ زیر مطالعہ آیت۔ 98۔

وَرِیۡدٌ: خون پہنچنے کا راستہ۔ گردن کی ایک رگ جس سے سارے بدن کو خون پہنچتا ہے، اسے حَبۡلُ الۡوَرِیۡدِ کہتے ہیں۔ جانور کو ذبح کرتے وقت یہی رگ کاٹ دیتے ہیں تو سارے بدن کا خون نکل جاتا ہے۔ ﴿وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ﴿۱۶﴾﴾ (50/ قٓ:16) ''اور ہم اس کے یعنی انسان کے زیادہ قریب ہیں بنسبت گردن کی رگ کے۔''

وِرْدٌ — (۱) پانی تک پہنچنے کی جگہ۔گھاٹ۔زیر مطالعہ آیت۔98۔(۲) پیاسا (پیا[illegible]ان اور جانور ہی گھاٹ پر آتے ہیں)﴿وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴾(19/مریم:86)''اور ہم ہانکیں گے مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہوتے ہوئے۔''

(ك) وُرُوْدَةٌ — کسی چیز کا زردی مائل سرخ ہونا۔گلابی ہونا۔

وَرْدٌ — گلاب کا پھول۔یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔

وَرْدَةٌ — گلابی رنگت۔﴿فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴾(55/الرحمٰن:37)''پھر جب پھٹے گا آسمان تو وہ ہو جائے گا گلابی جیسے تیل کی چکناہٹ۔''

(افعال) اِیْرَادًا — کسی کو کسی جگہ پہنچانا۔زیر مطالعہ آیت۔98

| ر | ف | د |
|---|---|---|

(ض) رَفْدًا — بخشش دینا۔عطیہ دینا۔

رِفْدٌ — وہ چیز جس میں رکھ کر بخشش دی جائے۔زیر مطالعہ آیت۔99۔

مَرْفُوْدٌ — اسم المفعول ہے۔بخشش میں دی ہوئی چیز۔زیر مطالعہ آیت۔99۔

| ت | ب | ب |
|---|---|---|

(ن) تَبًّا — تباہ و برباد ہونا۔ہلاکت میں پڑنا (فعل لازم) تباہ و برباد کرنا۔ہلاکت میں ڈالنا (فعل متعدی)۔﴿تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ﴾(111/اللھب:1) تباہ ہوں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ (خود بھی) تباہ ہو۔''

تَبَابٌ — تباہی۔ہلاکت۔﴿وَمَا كَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ﴾(40/المؤمن:37)اور نہیں تھی فرعون کی تدبیر مگر ہلاکت میں۔''

(تفعیل) تَتْبِیْبًا — انتہائی تباہی اور ہلاکت میں ڈالنا۔زیر مطالعہ آیت۔101

## ترجمہ

| اِلٰی فِرْعَوْنَ | وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ | بِاٰیٰتِنَا | مُوْسٰی | وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا |
|---|---|---|---|---|
| فرعون کی طرف | اور قطعی دلیل کے ساتھ | اپنی نشانیوں کے ساتھ | موسیٰؑ کو | اور بیشک ہم بھیج چکے ہیں |

| وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ | اَمْرَ فِرْعَوْنَ | فَاتَّبَعُوْٓا | وَمَلَا۟ئِهٖ |
|---|---|---|---|
| اور نہیں تھا فرعون کا حکم | فرعون کے حکم کی | پھر (بھی) ان لوگوں نے پیروی کی | اور اس کے سرداروں کی طرف |

| النَّارَ | فَاَوْرَدَهُمُ | یَوْمَ الْقِیٰمَةِ | قَوْمَهٗ | یَقْدُمُ | بِرَشِیْدٍ |
|---|---|---|---|---|---|
| آگ تک | پھر وہ پہنچائے گا ان کو | قیامت کے دن | اپنی قوم کے | وہ آگے ہوگا | کوئی سوجھ بوجھ والا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَبِئۡسَ | الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ ﴿۹۸﴾ | وَاُتۡبِعُوۡا | فِيۡ هٰذِهٖ | لَعۡنَةً |
| اور کتنا برا ہے | پہنچے جانے والا گھاٹ | اور پیچھے لگائی گئی (ان کے) | اس (دنیا) میں | ایک لعنت |

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَّيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ | بِئۡسَ | الرِّفۡدُ الۡمَرۡفُوۡدُ ﴿۹۹﴾ | ذٰلِكَ |
| اور قیامت کے دن (بھی) | کتنی بری ہے | وہ بخشش جو ان پر کی جائے گی | یہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰى | نَقُصُّهٗ | عَلَيۡكَ | مِنۡهَا |
| بستیوں کی خبروں میں سے (ایک خبر) ہے | ہم بیان کرتے ہیں جس کو | آپؐ پر | ان (بستیوں) میں سے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| قَآٮِٕمٌ | وَّحَصِيۡدٌ ﴿۱۰۰﴾ | وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ | وَلٰـكِنۡ |
| کچھ قائم ہیں | اور کچھ تہس نہس کی ہوئی ہیں | اور ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر | اور لیکن (یعنی بلکہ) |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ظَلَمُوۡۤا | اَنۡفُسَهُمۡ | فَمَاۤ اَغۡنَتۡ | عَنۡهُمۡ | اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىۡ | يَدۡعُوۡنَ |
| انہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | تو کام نہ آئے | ان کے | ان لوگوں کے وہ الٰہ جن کو | وہ لوگ پکارتے تھے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ | مِنۡ شَىۡءٍ | لَّمَّا | جَآءَ | اَمۡرُ رَبِّكَ ؕ | وَمَا زَادُوۡهُمۡ |
| اللہ کے علاوہ | کچھ بھی | جب | آیا | آپؐ کے رب کا حکم | اور ان (خداؤں) نے نہیں زیادہ کیا ان کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| غَيۡرَ تَتۡبِيۡبٍ ﴿۱۰۱﴾ | وَكَذٰلِكَ | اَخۡذُ رَبِّكَ | اِذَاۤ | اَخَذَ | الۡقُرٰى |
| انتہائی ہلاکت میں ڈالنے کے سوا | اور اس طرح | آپؐ کے رب کی پکڑ ہے | جب بھی | وہ پکڑتا ہے | بستیوں کو |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | هِىَ | ظَالِمَةٌ ؕ | اِنَّ | اَخۡذَهٗۤ | اَلِيۡمٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۰۲﴾ | اِنَّ | فِىۡ ذٰلِكَ |
| اس حال میں کہ | وہ | ظلم کرنے والی ہوں | بیشک | اس کی پکڑ | شدید دردناک ہے | بیشک | اس میں |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَاٰيَةً | لِّمَنۡ | خَافَ | عَذَابَ الۡاٰخِرَةِ ؕ | ذٰلِكَ | يَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ |
| یقیناً ایک نشانی ہے | اس کے لئے جس نے | خوف کیا | آخرت کے عذاب کا | یہ | جمع کئے جانے والا ایک دن ہے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| لَّهُ | النَّاسُ | وَذٰلِكَ | يَوۡمٌ مَّشۡهُوۡدٌ ﴿۱۰۳﴾ | وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ |
| اس کے (یعنی اللہ کے) لئے | لوگوں کو | اور یہ | معائنہ کئے جانے والا ایک دن ہے | اور ہم مؤخر نہیں کرتے اس کو |

| |
|---|
| اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾ |
| مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے |

## آیت نمبر (105 تا 111)

**ش ق و**

(س)
- **شَقَا** : (ا) کسی مشقت یا سختی میں پڑنا۔ (۲) نامراد یا بدبخت ہونا۔ زیرِ مطالعہ آیت۔106۔
- **شَقِیٌّ** : فَعِیۡلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ نامراد۔ بدبخت۔ زیرِ مطالعہ آیت۔105۔
- **اَشۡقٰی** : اَفۡعَلُ التَّفۡضِیۡل۔ زیادہ یا سب سے زیادہ بدبخت۔ ﴿وَ یَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿ۚ۱۲﴾﴾ (87/الاعلیٰ:11-12) ''اور اس سے یعنی نصیحت سے اجتناب کرے گا وہ بڑا بدبخت جو داخل ہوگا بڑی آگ میں۔''
- **شِقۡوَۃٌ** : اسم ذات ہے۔ نامرادی۔ بدبختی۔ ﴿قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا﴾ (23/المؤمنون:106) ''انہوں نے کہا اے ہمارے رب غالب ہوئی ہم پر ہماری بدبختی۔''

**س ع د**

(س)
- **سَعَادَۃً** : سَعِدَ اور سُعِدَ دونوں کے معنی ہیں ''نیک بخت ہونا'' زیرِ مطالعہ آیت۔108۔
- **سَعِیۡدٌ** : نیک بخت۔ زیرِ مطالعہ آیت۔105

**ز ف ر**

(ض)
- **زَفۡرًا** : روتے وقت سانس باہر نکالنا۔ آہ بھرنا۔ چیخنا۔
- **زَفِیۡرٌ** : آہیں بھرنے والا۔ چیخنے والا۔ زیرِ مطالعہ آیت۔106۔

**ش ھ ق**

(ف۔س)
- **تَشۡھَاقًا** : روتے وقت سانس اندر کھینچنا۔ سسکی لینا۔ رینکنا۔
- **شَھِیۡقٌ** : سسکی لینے والا، رینکنے والا۔ زیرِ مطالعہ آیت۔106

**ج ذ ذ**

(ن)
- **جَذًّا** : کسی چیز کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ کاٹنا۔
- **جُذَاذٌ** : ٹکڑے۔ ﴿فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا﴾ (21/الانبیاء:58) ''پھر انہوںؑ نے کر دیا ان کو ٹکڑے ٹکڑے۔''
- **مَجۡذُوۡذٌ** : توڑا ہوا۔ کاٹا ہوا۔ زیرِ مطالعہ آیت۔108۔

**ترکیب**

(آیت۔105) یَاتِ دراصل یَاۡتِیۡ ہے کیونکہ یہاں پر جوازم مضارع میں سے کوئی عامل نہیں آیا ہے۔ یہاں پر اس کو یا گرا کر لکھنا قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ تَکَلَّمُ واحد مؤنث کا صیغہ تَتَکَلَّمُ ہے۔ (آیت۔111) لَمَّا کے بعد ایک فعل محذوف ہے جو بُعِثُوۡا یا حُشِرُوۡا ہوسکتا ہے۔ کبھی لَمَّا بمعنی اِلَّا (مگر) بھی ہوتا ہے۔ ﴿اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡهَا حَافِظٌ ﴿ؕ۴﴾﴾ (86/الطارق:4) ''نہیں ہے ہر ایک جان مگر ہے اس پر نگران۔''

# ترجمہ

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| يَوْمَ | يَاْتِ | لَا تَكَلَّمُ | نَفْسٌ | اِلَّا | بِاِذْنِهٖ ۚ | فَمِنْهُمْ | شَقِيٌّ |
| جس دن | وہ (دن) آئے گا | تو بات نہیں کرے گی | کوئی جان | مگر | اس کی اجازت سے | تو ان میں سے | کوئی بدبخت ہوگا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ | فَاَمَّا | الَّذِيْنَ | شَقُوْا | فَفِي النَّارِ | لَهُمْ |
| اور کوئی نیک بخت ہوگا | پھر جہاں تک | وہ لوگ ہیں جو | بدبخت ہوئے | تو (وہ) آگ میں ہیں | وہ لوگ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| فِيْهَا زَفِيْرٌ | وَّشَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾ | خٰلِدِيْنَ | فِيْهَا |
| اس میں آہیں بھرنے والے ہیں | اور سسکیاں لینے والے ہیں | ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے | اس میں |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مَا دَامَتِ | السَّمٰوٰتُ | وَالْاَرْضُ | اِلَّا | مَا | شَآءَ | رَبُّكَ ۗ | اِنَّ | رَبَّكَ |
| جب تک رہیں | آسمان | اور زمین | سوائے اس کے | جو | چاہے | آپ کا رب | بیشک | آپ کا رب |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فَعَّالٌ | لِّمَا | يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾ | وَاَمَّا | الَّذِيْنَ | سُعِدُوْا | فَفِي الْجَنَّةِ |
| کر گزرنے والا ہے | اس کو جو | وہ ارادہ کرتا ہے | اور جہاں تک | وہ لوگ ہیں جو | نیک بخت ہوئے | تو (وہ) جنت میں ہیں |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| خٰلِدِيْنَ | فِيْهَا | مَا دَامَتِ | السَّمٰوٰتُ | وَالْاَرْضُ | اِلَّا | مَا | شَآءَ |
| ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے | اس میں | جب تک رہیں | آسمان | اور زمین | سوائے اس کے | جو | چاہے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| رَبُّكَ ۗ | عَطَآءً | غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾ | فَلَا تَكُ | فِيْ مِرْيَةٍ | مِّمَّا |
| آپ کا رب | بخشش ہوتے ہوئے | بغیر توڑی ہوئی (یعنی بے انتہا) | پس آپ مت ہوں | کسی شبہ میں | اس سے جس کی |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يَعْبُدُ | هٰٓؤُلَآءِ ۗ | مَا يَعْبُدُوْنَ | اِلَّا كَمَا | يَعْبُدُ | اٰبَآؤُهُمْ |
| بندگی کرتے ہیں | یہ لوگ | یہ لوگ بندگی نہیں کرتے | مگر اس طرح جیسے | بندگی کرتے تھے | ان کے آباواجداد |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِّنْ قَبْلُ ۗ | وَاِنَّا | لَمُوَفُّوْهُمْ | نَصِيْبَهُمْ | غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ ع |
| پہلے | اور بیشک ہم | ضرور پورا پورا دینے والے ہیں ان کو | ان کا حصہ | بغیر کوئی کمی کیا ہوا |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| وَلَقَدْ اٰتَيْنَا | مُوْسَى | الْكِتٰبَ | فَاخْتُلِفَ | فِيْهِ ۗ | وَلَوْلَا | كَلِمَةٌ | سَبَقَتْ |
| اور بیشک ہم دے چکے ہیں | موسیٰؑ کو | کتاب | پھر اختلاف کیا گیا | اس میں | اور اگر نہ ہوتا | ایک فرمان جو | پہلے ہوا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مِنْ رَّبِّكَ | لَقُضِيَ | بَيْنَهُمْ ۗ | وَاِنَّهُمْ | لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾ |
| آپؐ کے رب (کی طرف) سے | تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا | ان کے درمیان | اور یقیناً وہ | ایک شبہ ڈالنے والے شک میں ضرور ہیں اس سے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَاِنَّ | كُلًّا | لَّمَّا | لَيُوَفِّيَنَّهُمْ | رَبُّكَ | اَعْمَالَهُمْ ۗ |
| اور یقیناً | سب کے سب | جب (جمع کیے جائیں گے) | تو لازماً پورا پورا دے گا ان کو | آپؐ کا رب | ان کے اعمال (کا بدلہ) |

| اِنَّهٗ | بِمَا | يَعْمَلُوْنَ | خَبِيْرٌ |
|---|---|---|---|
| یقیناً وہ | اس سے جو | وہ لوگ کرتے ہیں | باخبر ہے |

**نوٹ:1** آیت۔107 میں جو الفاظ آئے ہیں ان سے یا تو عالم آخرت کے زمین و آسمان مراد ہیں یا محض محاورہ کے طور پر ان کو دوام اور ہیشگی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ بہرحال موجودہ زمین و آسمان مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ قرآن کی رو سے یہ قیامت کے روز بدل ڈالے جائیں گے اور یہاں جن واقعات کا ذکر ہو رہا ہے وہ قیامت کے بعد پیش انے والے ہیں۔ اس میں استثناء کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور طاقت ایسی نہیں ہے جو ان لوگوں کو اس دائمی عذاب سے بچا سکے۔ البتہ اللہ تعالیٰ خود ہی کسی کے انجام کو بدلنا چاہے یا کسی کو ہیشگی کا عذاب دینے کے بجائے ایک مدت تک عذاب دے کر معاف کر دینے کا فیصلہ فرمائے تو ایسا کرنے کا اسے پورا اختیار حاصل ہے۔ (تفہیم القرآن)

**نوٹ:2** آیت۔108 میں جو استثناء ہے اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ جنتی لوگوں کے احوال و مراتب میں تبدیلیاں ہوں گی لیکن یہ تبدیلیاں خیر سے شر کے طرف نوعیت کی نہیں، بلکہ خوب سے خوب تر کی طرف ہوں گی کیونکہ ان کو جنت کبھی منقطع نہ ہونے والے عطیہ (عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ) کی حیثیت سے ملے گی۔ (تدبر قرآن)

## آیت نمبر (112 تا 117)

**ز ل ف**

(ن) **زُلْفًا** : نزدیک ہونا۔ قریب ہونا۔

**زُلْفَةٌ** : ج زُلَفٌ (۱) نزدیکی۔ قربت۔ ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً﴾ (67/الملک:27) ''پھر جب انہوں نے دیکھا اس کو پاس میں۔'' (۲) کسی چیز کا وہ حصہ جو کسی چیز کے نزدیک ہو جیسے رات کا وہ حصہ جو دن کے نزدیک ہو یعنی سورج غروب ہونے کے بعد اور طلوع ہونے سے پہلے کا حصہ۔ زیر مطالعہ آیت۔114۔

**زُلْفٰی** : فُعْلٰی کے وزن پر افعل تفضیل ہے۔ زیادہ یا سب سے نزدیک۔ قریب ﴿وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓي﴾ (34/سبا:37) ''اور نہیں ہیں تمہارے مال اور نہ ہی تمہاری اولاد وہ جو قریب کرتے ہیں تم کو ہمارے پاس زیادہ قریب۔''

(افعال) **اِزْلَافًا** : نزدیک کرنا۔ قریب کرنا۔ ﴿وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ﴾ (26/الشعراء:64) ''اور ہم نے نزدیک کیا پھر دوسروں کو۔''

**ت ر ف**

(س) **تَرَفًا** : خوش حال ہونا۔ عیش و آرام میں ہونا۔

(افعال) **اِتْرَافًا** : خوشحالی دینا۔ زیر مطالعہ آیت۔116۔

**مُتْرَفٌ** : اسم المفعول ہے۔ جس کو خوشحالی دی گئی۔ خوشحال۔ ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ﴾ (56/الواقعہ:45) ''بیشک وہ لوگ تھے اس سے پہلے خوشحال۔''

**ترکیب**

(آیت ۔114) طَرَفَيِ دراصل طَرَفٌ کا تثنیہ طَرَفَانِ تھا۔ پھر ظرف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں طَرَفَيْنِ ہوا اور مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا تو طَرَفَيْ استعمال ہوا اور آگے ملانے کے لیے ی کو کسرہ دی گئی۔ زُلَفًا بھی ظرف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

## ترجمہ

| فَاسْتَقِمْ | كَمَآ | اُمِرْتَ | وَمَنْ | تَابَ | مَعَكَ |
|---|---|---|---|---|---|
| پس آپؐ سیدھے رہیں (یعنی ڈٹے رہیں) | جیسے کہ | آپؐ کو حکم دیا گیا | اور وہ (بھی) جنھوں نے | توبہ کی | آپؐ کے ساتھ |

| وَلَا تَطْغَوْا ط | اِنَّهٗ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ ۝١١٢ | وَلَا تَرْكَنُوْٓا |
|---|---|---|---|---|---|
| اور تم لوگ سرکشی مت کرو | بیشک وہ (اللہ) | اس کو جو | تم لوگ کرتے ہو | دیکھنے والا ہے | اور تم لوگ مت مائل ہو |

| اِلَى الَّذِيْنَ | ظَلَمُوْا | فَتَمَسَّكُمُ | النَّارُ ۙ | وَمَا لَكُمْ | مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ |
|---|---|---|---|---|---|
| ان کی طرف جنھوں نے | ظلم کیا | ورنہ چھوئے گی تم کو | آگ | اور نہیں ہے تمہارے لیے | اللہ کے علاوہ |

| مِنْ اَوْلِيَآءَ | ثُمَّ | لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣ | وَاَقِمِ | الصَّلٰوةَ | طَرَفَيِ النَّهَارِ |
|---|---|---|---|---|---|
| کوئی بھی کارساز | پھر | تم کو مدد نہیں دی جائے گی | اور آپؐ قائم رکھیں | نماز کو | دن کے دونوں کناروں پر |

| وَزُلَفًا | مِّنَ الَّيْلِ ط | اِنَّ | الْحَسَنٰتِ | يُذْهِبْنَ | السَّيِّاٰتِ ط | ذٰلِكَ | ذِكْرٰى |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور کچھ حصوں میں | رات میں سے | یقیناً | نیکیاں | لے جاتی ہیں | برائیوں کو | یہ | ایک بڑی نصیحت ہے |

| لِلذّٰكِرِيْنَ ج ۝١١٤ | وَاصْبِرْ | فَاِنَّ اللّٰهَ | لَا يُضِيْعُ | اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٥ |
|---|---|---|---|---|
| یاد رکھنے والوں کے لیے | اور آپؐ ثابت قدم رہیں | تو یقیناً اللہ | ضائع نہیں کرتا | خوبصورتی سے کام کرنے والوں کے اجر کو |

| فَلَوْلَا | كَانَ | مِنَ الْقُرُوْنِ | مِنْ قَبْلِكُمْ | اُولُوْا بَقِيَّةٍ | يَّنْهَوْنَ | عَنِ الْفَسَادِ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تو کیوں نہ ہوا کہ | ہوتے | امتوں میں سے | تم سے پہلے | ایسے باقی رہنے والے (یعنی سمجھدار) جو | منع کرتے | فساد |

| فِي الْاَرْضِ | اِلَّا قَلِيْلًا | مِّمَّنْ | اَنْجَيْنَا | مِنْهُمْ ج |
|---|---|---|---|---|
| زمین میں | سوائے تھوڑے سے لوگوں کے | ان میں سے جن کو | ہم نے نجات دی | ان (قوموں) میں سے |

| وَاتَّبَعَ | الَّذِيْنَ | ظَلَمُوْا | مَآ | اُتْرِفُوْا | فِيْهِ | وَكَانُوْا | مُجْرِمِيْنَ ۝١١٦ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور پیچھے لگے | وہ لوگ جنھوں نے | ظلم کیا | اس کے | ان کو خوشحالی دی گئی | جس میں | اور وہ تھے | جرم کرنے والے |

| وَمَا كَانَ | رَبُّكَ | لِيُهْلِكَ | الْقُرٰى | بِظُلْمٍ | وَّ | اَهْلُهَا | مُصْلِحُوْنَ ۝١١٧ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور نہیں ہے | آپؐ کا رب | کہ وہ ہلاک کرے | بستیوں کو | کسی ظلم سے | حالانکہ | اس کے لوگ | اصلاح کرنے والے ہوں |

**نوٹ:1**

آیت ۔114 کی ہدایت اس زمانے کی ہے جب نماز کے لیے ابھی پانچ وقت مقرر نہیں کیے گئے تھے۔ معراج کا واقعہ اس کے بعد پیش آیا جس میں پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی۔ (تفہیم القرآن)

| نوٹ:1 |
|---|

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک ان تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں جو ان کے درمیان صادر ہوں جبکہ یہ شخص کبائر یعنی بڑے گناہوں سے بچا رہا ہو۔ روایات حدیث میں جتنے واقعات کفارہ ہو جانے کے مفعول ہیں ان سب میں یہ بھی ہے کہ ان کا کرنے والا جب اپنے فعل پر نادم ہو اور آئندہ کے لیے توبہ کرے (معارف القرآن)

| نوٹ:2 |
|---|

آیت۔116 میں کسی قوم کے اہل خرد اور سمجھدار لوگوں کو لفظ اُولُوا بَقِیَّةٍ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ انسان اپنی عزیز و محبوب چیز کو ہر حال میں محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتا ہے اور انسان کو اپنی عقل و بصیرت سب سے زیادہ عزیز ہے اس لیے اس کو بَقِیَّةٌ کہا جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

| نوٹ:3 |
|---|

آیات۔116۔117 میں ان قوموں کی تباہی کے اصل سبب پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کی تاریخ گذشتہ چھ رکوعوں میں بیان ہوئی ہے۔ اس تاریخ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا جاتا ہے کہ صرف انہیں قوموں کو نہیں، بلکہ انسانی تاریخ میں جتنی قومیں بھی تباہ ہوئی ہیں، ان سب کو جس چیز نے گرایا وہ یہ تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا تو وہ خوشحالی کے نشے میں مست ہو کر زمین میں فساد برپا کرنے لگیں اور ان کی اجتماعیت اس درجہ بگڑ گئی کہ یا تو ان کے اندر ایسے لوگ باقی رہے ہی نہیں جو ان کو برائیوں سے روکتے، یا وہ اتنے کم تھے کہ ان کے روکنے سے فساد نہ رک سکا۔ یہی چیز ہے جس کی بدولت یہ قومیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی مستحق ہوئیں ورنہ اللہ کو اپنے بندوں سے دشمنی نہیں ہے کہ وہ بھلے کام کر رہے ہوں اور اللہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ (تفہیم القرآن)۔

# آیت نمبر (12/ یوسف:118 تا 123)

## ترجمہ

| وَلَوْ | شَآءَ | رَبُّكَ | لَجَعَلَ | النَّاسَ | اُمَّةً وَّاحِدَةً | وَّلَا يَزَالُوْنَ | مُخْتَلِفِيْنَ ۝١١٨ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور اگر | چاہتا | آپؐ کا رب | تو ضرور بناتا | لوگوں کو | ایک (ہی) امت | اور ہمیشہ رہیں گے | اختلاف کرنے والے |

| اِلَّا مَنْ | رَّحِمَ | رَبُّكَ ؕ | وَلِذٰلِكَ | خَلَقَهُمْ ؕ | وَتَمَّتْ |
|---|---|---|---|---|---|
| سوائے اس کے جس پر | رحم کیا | آپؐ کے رب نے | اور اس کے لیے ہی | اس نے پیدا کیا ان کو | اور تمام ہوا |

| كَلِمَةُ رَبِّكَ | لَاَمْلَئَنَّ | جَهَنَّمَ | مِنَ الْجِنَّةِ | وَالنَّاسِ | اَجْمَعِيْنَ ۝١١٩ |
|---|---|---|---|---|---|
| آپؐ کے رب کا فرمان (کہ) | میں لازماً بھر دوں گا | جہنم کو | جنوں سے | اور انسانوں سے | سب سے |

| وَكُلًّا | نَّقُصُّ | عَلَيْكَ | مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ | مَا | نُثَبِّتُ | بِهٖ | فُؤَادَكَ ۚ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور سب کچھ | ہم بیان کرتے ہیں | آپؐ پر | رسولوں کی خبروں میں سے | وہ | ہم جماتے ہیں | جس سے | آپؐ کے دل کو |

| وَجَآءَكَ | فِيْ هٰذِهِ | الْحَقُّ | وَمَوْعِظَةٌ | وَّذِكْرٰى | لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٢٠ | وَقُلْ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور آچکا آپؐ کے پاس | اِن (قصوں) کے اندر | حق | اور نصیحت | اور بڑی یاد دہانی | ایمان لانے والوں کے لیے | اور آپ کہہ دیجئے |

| لِّلَّذِيْنَ | لَا يُؤْمِنُوْنَ | اعْمَلُوْا | عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ | اِنَّا | عٰمِلُوْنَ ۝١٢١ |
|---|---|---|---|---|---|
| ان سے جو | ایمان نہیں لاتے | تم لوگ عمل کرو | اپنی جگہ پر | بیشک ہم (بھی) | عمل کرنے والے ہیں |

| وَانْتَظِرُوْا ۚ | اِنَّا | مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ | وَلِلّٰهِ | غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| اور تم لوگ انتظار کرو | بیشک ہم (بھی) | انتظار کرنے والے ہیں | اور اللہ ہی کے ہیں | زمین اور آسمانوں کے غیب |

| وَاِلَيْهِ | يُرْجَعُ | الْاَمْرُ | كُلُّهٗ | فَاعْبُدْهُ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| اور اس ہی کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | تمام معاملات | ان کے سب کے سب | پس آپؐ بندگی کریں اس کی |

| وَتَوَكَّلْ | عَلَيْهِ ؕ | وَمَا رَبُّكَ | بِغَافِلٍ | عَمَّا | تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| اور آپؐ بھروسہ کریں | اس پر | اور آپؐ کا رب | غافل نہیں ہے | اس سے جو | تم لوگ عمل کرتے ہو |

**نوٹ:1** آیت۔118 کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اگر چاہتا تو ایک امت بنا سکتا تھا۔لیکن اس نے ہدایت اور گمراہی کے معاملہ میں اس چیز کو پسند نہیں فرمایا بلکہ اس نے نیکی اور بدی دونوں کو ان کے انجام کی تفصیل کے ساتھ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے اور انہیں اختیار دیا ہے کہ وہ ان میں سے جس کو چاہیں اختیار کرلیں۔وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ یعنی جب اللہ نے لوگو کو اختیار دے دیا تو یہ توقع نہیں کرنی چاہیے کہ ہر شخص نیکی ہی کی راہ اختیار کرے گا بلکہ ایسے بھی نکلتے رہیں گے جو تعلیم و تذکیر کے باوجود اپنے نفس کی پیروی میں بدی کی راہ اختیار کریں گے۔اور بدی کی راہ اختیار کرنی سے وہی لوگ محفوظ رہیں گے جن پر تیرے رب کی رحمت ہو۔یہ بات واضح ہے کہ رحمت خداوندی کے سزاوار وہی ہو سکتے ہیں جو عقل و فہم کی صلاحتیوں سے فائدہ اٹھائیں اور ان صلاحیتوں کے ہوتے ہوئے ٹھوکریں نہ کھائیں۔وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ یعنی اللہ نے لوگوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے اختیار اور انتخاب سے خود کو اللہ کے فضل اور رحمت کا سزاوار بنائیں۔یہ امتحان انسان کی خلقت کا ایک لازمی جز ہے۔پھر جو لوگ اس امتحان میں فیل ہو جائیں گے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی کہ وہ جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دگا۔ (تدبر قرآن)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## سورۃ یوسف ـــــ (12)

## آیت نمبر (1 تا 6)

**ترکیب** (آیت۔3) قَصَصٌ مصدر ہے اس لیے اَحْسَنَ الْقَصَصِ کو نَقُصُّ کا مفعول مطلق مانا جائے گا۔اگر اَحْسَنَ الْقَصَصِ (قِصَّةٌ کی جمع) ہوتا تو پھر اس کو مفعول بِہٖ مانا جا سکتا تھا۔اِنْ كُنْتَ کا اِنْ مخففہ ہے۔(آیت۔4) يٰۤاَبَتِ دراصل يٰۤاَبِيْ کا خاص استعمال ہے۔عرب لوگ زیادہ تر يٰۤاَبِيْ کی جگہ يٰۤاَبَتِ بولتے ہیں۔اس میں تا زائدہ ہے اور مفہوم میں پیارے یا محترم کا اضافہ ہوتا ہے یعنی ''اے میرے محترم باپ''۔ رَاَيْتُهُمْ میں رَاَيْتُ کا مفعول هُمْ ہے جبکہ سٰجِدِيْنَ حال ہونے کی وجہ سے نصب میں آیا ہے۔ (آیت۔6)

اَبَوَانِ- اَبَوَيْنِ یعنی دو باپ زیادہ تر ماں باپ کے لیے آتا ہے لیکن یہاں اس کا بدل اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہاں اَبَوَيْنِ سے مراد باپ دادا ہیں۔

## ترجمہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| الٓرٰ قف | تِلْكَ | اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۱ | اِنَّآ | اَنْزَلْنٰهُ | قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا |
| ............ | یہ | واضح کتاب کی آیتیں ہیں | بیشک ہم نے | اتارا اس کو | عربی قرآن ہوتے ہوئے |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| لَّعَلَّكُمْ | تَعْقِلُوْنَ ۝۲ | نَحْنُ | نَقُصُّ | عَلَيْكَ | اَحْسَنَ الْقَصَصِ | بِمَآ |
| تاکہ تم لوگ | عقل سے کام لو | ہم | بیان کرتے ہیں | آپؐ پر | بہترین بیان | اس کے ساتھ جو |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَوْحَيْنَآ | اِلَيْكَ | هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ | وَاِنْ | كُنْتَ | مِنْ قَبْلِهٖ | لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳ |
| ہم نے وحی کیا | آپؐ کی طرف | اس قرآن کو | اور بیشک | آپؐ تھے | اس سے پہلے | یقیناً بے خبر رہنے والوں میں سے |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اِذْ | قَالَ | يُوْسُفُ | لِاَبِيْهِ | يٰٓاَبَتِ | اِنِّىْ | رَاَيْتُ | اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا |
| جب | کہا | یوسفؑ نے | اپنے والد سے | اے میرے محترم باپ | بیشک میں نے | دیکھا | گیارہ ستاروں کو |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَّالشَّمْسَ | وَالْقَمَرَ | رَاَيْتُهُمْ | لِىْ | سٰجِدِيْنَ ۝۴ | قَالَ |
| اور سورج کو | اور چاند کو | میں نے دیکھا ان کو | اپنے لیے | سجدہ کرنے والے ہوتے ہوئے | انہوںؑ نے کہا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يٰبُنَىَّ | لَا تَقْصُصْ | رُءْيَاكَ | عَلٰٓى اِخْوَتِكَ | فَيَكِيْدُوْا | لَكَ |
| اے میرے پیارے | تم بیان مت کرنا | اپنے خواب کو | اپنے بھائیوں پر | ورنہ وہ خفیہ تدبیر کریں گے | تیرے لیے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| كَيْدًا ؕ | اِنَّ | الشَّيْطٰنَ | لِلْاِنْسَانِ | عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ | وَكَذٰلِكَ |
| جیسے خفیہ تدبیر کرتے ہیں | یقیناً | شیطان | انسان کے لیے | ایک کھلا دشمن ہے | اور اس طرح |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| يَجْتَبِيْكَ | رَبُّكَ | وَيُعَلِّمُكَ | مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ | وَيُتِمُّ |
| چن لے گا تم کو | تمہارا رب | اور وہ سکھائے گا تم کو | باتوں کا انجام نکالنا (یعنی خوابوں کی تعبیر بتانا) | اور وہ تمام کرے گا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| نِعْمَتَهٗ | عَلَيْكَ | وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ | كَمَآ | اَتَمَّهَا | عَلٰٓى اَبَوَيْكَ |
| اپنی نعمت کو | تم پر | اور یعقوبؑ کے پیروکاروں پر | جیسے کہ | اس نے تمام کیا اس کو | تمہارے دونوں دادا پردادا پر |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْ قَبْلُ | اِبْرٰهِيْمَ | وَاِسْحٰقَ ؕ | اِنَّ | رَبَّكَ | عَلِيْمٌ | حَكِيْمٌ ۝۶ ع |
| پہلے | ابراہیمؑ پر | اور اسحاقؑ پر | بیشک | آپ کا رب | جاننے والا ہے | حکمت والا ہے |

# آیت نمبر (7 تا 14)

**ط ر ح**

(ف) طَرْحًا پھینکنا۔دور کرنا۔زیر مطالعہ آیت۔9

**ج ب ب**

(ن) جَبًّا کسی چیز کو اس کے اصل سے کاٹ دینا۔

جُبٌّ کنواں۔گہرا گڑھا۔زیر مطالعہ آیت۔10

**ل ق ط**

(ن) لَقْطًا زمین سے کسی چیز کو اٹھانا۔

(افتعال) اِلْتِقَاطًا گری پڑی چیز کو اٹھانا۔زیر مطالعہ آیت۔10

**ر ت ع**

(ف) رَتْعًا (1) جانوروں کا چرنا (2) انسانوں کا جی بھر کے کھانا پینا۔زیر مطالعہ آیت۔12

## ترکیب

(آیت۔7) کَانَ کی خبر مَوْجُوْدًا محذوف ہے اور اٰيٰتٌ اس کا اسم ہے اس میں آفاقی صداقت کا بیان ہے کیونکہ جب یہ واقعہ ہوا تھا اس وقت بھی اس میں نشانیاں تھیں۔نزول قرآن کے وقت بھی تھیں۔آج بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔اس لئے کَانَ کا ترجمہ حال میں ہوگا۔(آیت۔9) طَرَحَ کا ایک مفعول آتا ہے۔اِطْرَحُوْا کا مفعول ہُ کی ضمیر ہے جبکہ اَرْضًا ظرف ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے، فعل امر اُقْتُلُوْ اور اِطْرَحُوْا کا جواب امر ہونے کی وجہ سے يَخْلُ مجزوم ہوا ہے۔اس لئے يَخْلُوْ کی واو گری ہوئی ہے۔اسی طرح تَكُوْنُوْا بھی جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور تَكُوْنُوْنَ کا نون اعرابی گرا ہوا ہے۔ان دونوں کا ترجمہ جواب امر کے لحاظ سے ہوگا۔(آیت۔10) غَيٰبَتٌ عربی میں گول تا سے غَيٰبَةٌ لکھتے ہیں۔اس کو لمبی تا سے لکھنا قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔يَلْتَقِطْ جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

## ترجمہ

| لَقَدْ كَانَ | فِيْ يُوْسُفَ | وَاِخْوَتِهٖٓ | اٰيٰتٌ |
|---|---|---|---|
| بیشک (موجود) رہی ہیں | یوسفؑ (کے قصے) میں | اور انؑ کے بھائیوں (کے قصے) میں | کچھ نشانیاں |

| لِّلسَّآئِلِيْنَ ⑦ | اِذْ | قَالُوْا | لَيُوْسُفُ | وَاَخُوْهُ | اَحَبُّ | اِلٰٓى اَبِيْنَا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| پوچھنے والوں کے لئے | جب | انہوں نے کہا | بیشک یوسفؑ | اور ان کا بھائی | زیادہ محبوب ہیں | ہمارے والد کو |

| مِنَّا | وَ | نَحْنُ | عُصْبَةٌ | اِنَّ | اَبَانَا | لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ⑧ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ہم سے | حالانکہ | ہم | ایک مضبوط گروہ ہیں | بیشک | ہمارے والد | یقیناً ایک واضح بھول میں ہیں |

| اقْتُلُوْا | يُوْسُفَ | اَوِ | اطْرَحُوْهُ | اَرْضًا | يَّخْلُ | لَكُمْ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تم لوگ قتل کرو | یوسفؑ کو | یا | پھینک دو انؑ کو | کسی زمین میں | تو خالی ہو جائے گا | (صرف) تمہارے لئے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَجْهُ اَبِيْكُمْ | وَتَكُوْنُوْا | مِنْۢ بَعْدِهٖ | قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ⑨ | قَالَ |
| تمہارے والد کا چہرہ (یعنی توجہ) | اور تم لوگ ہو جانا | اس کے بعد | ایک نیک قوم | کہا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| قَآىِٕلٌ | مِّنْهُمْ | لَا تَقْتُلُوْا | يُوْسُفَ | وَاَلْقُوْهُ | فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ |
| ایک کہنے والے نے | ان میں سے | تم لوگ قتل مت کرو | یوسفؑ کو | اور ڈال دو انؑ کو | کنویں کی گہرائی میں |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يَلْتَقِطْهُ | بَعْضُ السَّيَّارَةِ | اِنْ | كُنْتُمْ | فٰعِلِيْنَ ⑩ | قَالُوْا |
| تو اٹھالے گا انؑ کو | قافلہ والوں کا کوئی (شخص) | اگر | تم لوگ | کچھ کرنے والے ہو | انہوں نے کہا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| يٰۤاَبَانَا | مَا لَكَ | لَا تَاْمَنَّا | عَلٰى يُوْسُفَ |
| اے ہمارے والد | آپ کو کیا ہے | (کہ) آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا | یوسفؑ پر (یعنی ان کے بارے میں) |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | اِنَّا | لَهٗ | لَنٰصِحُوْنَ ⑪ | اَرْسِلْهُ | مَعَنَا | غَدًا |
| حالانکہ | بیشک ہم | انؑ کے لئے | یقیناً خیر خواہی کرنے والے ہیں | آپ بھیجیں ان کو | ہمارے ساتھ | کل |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| يَّرْتَعْ | وَيَلْعَبْ | وَاِنَّا | لَهٗ | لَحٰفِظُوْنَ ⑫ | قَالَ |
| تو وہ کھائیں پئیں گے | اور کھیلیں گے | اور بیشک ہم | ان کے لئے | یقیناً حفاظت کرنے والے ہیں | کہا (یعقوبؑ نے) |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنِّيْ | لَيَحْزُنُنِيْۤ | اَنْ | تَذْهَبُوْا بِهٖ | وَاَخَافُ | اَنْ | يَّاْكُلَهُ |
| بیشک | مجھ کو یقیناً غمگین کرتی ہے | (یہ بات) کہ | تم لے جاؤ ان کو | اور میں ڈرتا ہوں | کہ | کھالے ان کو |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| الذِّئْبُ | وَ | اَنْتُمْ | عَنْهُ | غٰفِلُوْنَ ⑬ | قَالُوْا | لَىِٕنْ | اَكَلَهُ |
| بھیڑیا | اس حال میں کہ | تم لوگ | ان سے | غافل ہو | انہوں نے کہا | یقیناً اگر | کھالے گا ان کو |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الذِّئْبُ | وَ | نَحْنُ | عُصْبَةٌ | اِنَّاۤ | اِذًا | لَّخٰسِرُوْنَ ⑭ |
| بھیڑیا | حالانکہ | ہم | ایک مضبوط گروہ ہیں | تو بیشک ہم | پھر تو | یقیناً خسارہ پانے والے ہیں |

## آیت نمبر (15 تا 20)

**س و ل**

(ف) سَوَالًا پوچھنا۔سوال کرنا۔

(تفعیل) تَسْوِيْلًا کسی قبیح چیز کو خوشنما بنا کر پیش کرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔18

**ب ض ع**

(ف) بَضْعًا کسی چیز کا کچھ حصہ کاٹ کر الگ کرنا۔

| | |
|---|---|
| بِضَاعَةً | مال کا وہ حصہ جو تجارت کے لئے الگ کر لیا گیا ہو۔ سرمایہ۔ پونجی۔ تجارت [illegible]ان۔ زیر مطالعہ آیت۔19 |
| بِضْعٌ | کسی چیز کے چند حصے۔ یہ تین سے نو تک کی تعداد کے لئے بولا جاتا ہے۔ ﴿فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴾ (12 / یوسف:42) ''تو وہ رہے جیل میں چند سال۔'' |

| ز ھ د |
|---|

(ف۔س)

| | |
|---|---|
| زُھْدًا | کسی چیز میں رغبت نہ رکھنا۔ |
| زَاھِدٌ | اسم الفاعل ہے۔ رغبت نہ رکھنے والا۔ زیر مطالعہ آیت۔20 |

**ترکیب**

(آیت۔16) جَاءُوْ کا مفعول اَبَاھُمْ ہے جبکہ عِشَاءً ظرف زمان ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔ (آیت۔18) فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ کسی مبتداء محذوف کی خبر ہے۔ وَاللّٰہُ مبتداء ہے اور اَلْمُسْتَعَانُ اس کی خبر معرفہ تاکید کے لئے آئی ہے۔ (آیت۔20) دَرَاھِمُ غیر منصرف ہے یہاں بِثَمَنٍ بَخْسٍ کا بدل ہونے کی وجہ سے دَرَاھِمَ حالت جر میں ہے۔ مَعْدُوْدَةٍ اس کی صفت ہے۔

## ترجمہ

| فَلَمَّا | ذَھَبُوْا بِهٖ | وَاَجْمَعُوْٓا | اَنْ | یَّجْعَلُوْهُ | فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ |
|---|---|---|---|---|---|
| پھر جب | وہ لوگ لے گئے انؑ کو | اور انہوں نے اتفاق کیا | کہ | وہ ڈالیں انؑ کو | کنوئیں کی گہرائی میں |

| وَاَوْحَیْنَآ | اِلَیْهِ | لَتُنَبِّئَنَّھُمْ | بِاَمْرِھِمْ ھٰذَا | وَ |
|---|---|---|---|---|
| اور ہم نے وحی کی | انؑ کی طرف (کہ) | آپؑ لازماً آگاہ کریں گے ان کو | ان کے اس کام پر | اس حال میں کہ |

| ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ | وَجَآءُوْ | اَبَاھُمْ | عِشَآءً | یَّبْکُوْنَ ﴿۱۶﴾ | قَالُوْا |
|---|---|---|---|---|---|
| وہ شعور نہ رکھتے ہوں گے | اور وہ آئے | اپنے والد کے پاس | عشا کے وقت | روتے ہوئے | انہوں نے کہا |

| یٰٓاَبَانَآ | اِنَّا | ذَھَبْنَا | نَسْتَبِقُ | وَتَرَکْنَا | یُوْسُفَ |
|---|---|---|---|---|---|
| اے ہمارے والد | بیشک | ہم گئے (کہ) | ہم دوڑ لگاتے ہیں | اور ہم نے چھوڑا | یوسفؑ کو |

| عِنْدَ مَتَاعِنَا | فَاَکَلَهُ | الذِّئْبُ | وَمَآ اَنْتَ | بِمُؤْمِنٍ لَّنَا | وَلَوْ |
|---|---|---|---|---|---|
| اپنے سامان کے پاس | تو کھا لیا اس کو | بھیڑیئے نے | اور آپ نہیں ہیں | ہماری بات ماننے والے | اور اگرچہ |

| کُنَّا | صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ | وَجَآءُوْ | عَلٰی قَمِیْصِهٖ | بِدَمٍ کَذِبٍ | قَالَ |
|---|---|---|---|---|---|
| ہم ہوں | سچ کہنے والے | اور وہ آئے | انؑ کے کُرتے | کچھ جھوٹے خون کے ساتھ | کہا (یعقوبؑ نے) |

| بَلْ | سَوَّلَتْ | لَکُمْ | اَنْفُسُکُمْ | اَمْرًا | فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ |
|---|---|---|---|---|---|
| بلکہ | خوشنما بنا کر پیش کیا | تمہارے لئے | تمہارے نفسوں نے | ایک کام کو | تو (اب) خوبصورت صبر کرنا ہے |

| وَاللّٰہُ | الْمُسْتَعَانُ | عَلٰی مَا | تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ | وَجَآءَتْ | سَیَّارَةٌ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور اللہ | ہی سے مدد مانگتا ہوں | اس پر جو | تم لوگ بتاتے ہو | اور آیا | ایک قافلہ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فَاَرْسَلُوْا | وَارِدَهُمْ | فَاَدْلٰى | دَلْوَهٗ ؕ | قَالَ | يٰبُشْرٰى |
| پھرانہوں نے بھیجا | اپنے پانی بھرنے والے کو | تواس نے کنویں میں لٹکایا | اپناڈول | اس نے کہا | ارے! خوشخبری |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| هٰذَا | غُلٰمٌ ؕ | وَاَسَرُّوْهُ | بِضَاعَةً ؕ | وَاللّٰهُ | عَلِيْمٌۢ |
| یہ | ایک لڑکا ہے | اورانہوں نے چھپایا انؑ کو | بطورتجارت کے سامان کے | اوراللہ | جاننے والا ہے |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| بِمَا | يَعْمَلُوْنَ ⑲ | وَشَرَوْهُ | بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ | دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ |
| اس کو جو | یہ لوگ کرتے ہیں | اورانہوں نے سودا کیا انؑ کا | کم قیمت پر | جو کچھ گنتی کے درہم تھے |

| | | |
|---|---|---|
| وَكَانُوْا | فِيْهِ | مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ⑳ |
| اور وہ | ان کے بارے میں | بیزار تھے |

**نوٹ:1**

آیت 15 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کی طرف وحی کیا۔ یہاں وحی سے مراد اصطلاحی وحی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد دل میں بات ڈال دینا ہے۔ صالحین کو ظالموں اور شریروں کے ہاتھوں جب بھی کوئی آزمائش پیش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جہاں ظالموں کو ڈھیل دیتا ہے، وہیں مظلوم کے دل پر غیب سے سکینت اور طمانیت نازل فرماتا ہے۔ اس کا تجربہ کم وبیش ہر اس شخص کو ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تکلیف اٹھانے کی سعادت حاصل ہوئی ہو۔ حضرت یوسفؑ کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات ڈال دی گئی کہ یہ آزمائش وقتی اور عارضی ہے۔ وہ وقت آئے گا کہ تم ان لوگوں کو ان کی کارستانی سے آگاہ کرو گے اور تم اس وقت ایسے منصب پر ہو گے کہ یہ گمان بھی نہ کرسکیں گے کہ یہ ان کا وہی بھائی ہے جس کو انہوں نے کنویں میں پھینکا تھا۔ (تدبر قرآن)

بائیبل اور تلمود اس ذکر سے خالی ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف یوسفؑ کو کوئی تسلی بھی دی گئی تھی۔ اس کے بجائے تلمود میں جو روایت بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف کنویں میں ڈالے گئے تو وہ بہت بلبلائے اور چیخ چیخ کر بھائیوں سے فریاد کی۔ قرآن کا بیان پڑھئے تو محسوس ہوگا کہ ایسے نوجوان کا بیان ہو رہا ہے جو آگے چل کر تاریخ کی عظیم ترین شخصیتوں میں شمار ہونے والا ہے۔ (تفہیم القرآن)

**نوٹ:2**

حضرت یوسفؑ کے متعلق خبر سن کر حضرت یعقوبؑ نے جس تاثر کا اظہار کیا اس کا ذکر آیت۔ 18 میں ہے اس بھی بائیبل اور تلمود سے موازنہ بہت سبق آموز ہے۔

بائیبل کا بیان ہے کہ ''تب یعقوبؑ نے اپنا پیراہن چاک کیا اور ٹاٹ اپنی کمر سے لپیٹا اور بہت دنوں تک اپنے بیٹے کے لئے ماتم کرتا رہا۔ اور تلمود کا بیان ہے کہ ''یعقوبؑ بیٹے کی قمیص پہچانتے ہی اوندھے منہ زمین پر گر پڑا اور دیر تک بے حس وحرکت پڑا رہا پھر اٹھ کر زور سے چیخا کہ ہاں یہ میرے بیٹے ہی کا قمیص ہے...... اور وہ سالہا سال تک یوسفؑ کا ماتم کرتا رہا۔'' اس نقشے میں حضرت یعقوبؑ وہی کچھ کرتے نظر آتے ہیں جو ایک عام انسان بحیثیت باپ کے ایسے موقع پر کرے گا۔ لیکن قرآن جو نقشہ پیش کر رہا ہے اس سے ہمارے سامنے ایک ایسے غیر معمولی انسان کی تصویر آتی ہے جو کمائی درجہ کا بردبار اور باقاعدہ ہے۔ وہ اتنی بڑی غم انگیز خبر سن کر بھی اپنے دماغ کا توازن نہیں کھولتا۔ وہ اپنی

فراست سے معاملہ کی ٹھیک ٹھیک نوعیت کو بھانپ جاتا ہے کہ یہ ایک بناوٹی بات ہے جو ان حاسد بیٹوں نے بنا کر پیش کی ہے۔ اور پھر ایک عالی ظرف انسان کی طرح صبر جمیل کرتا ہے اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ صبر جمیل سے مراد ایسا صبر کرہے جس میں شکایت نہ ہو، فریاد نہ ہو اور جزع فزع نہ ہو۔ (تفہیم القرآن)

## آیت نمبر (21 تا 24)

| ک ر م |
|---|

(ک) **کَرَامَۃً**: (1) بزرگ ہونا۔ معزز ہونا۔ (2) مہربانی سے فائدہ دینا۔ بخشش کرنا۔ فیاض ہونا۔

**کَرِیْمٌ**: ج کِرَامٌ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ (1) بزرگ۔ معزز۔ مہربان (2) باعزت۔ (3) مفید۔ نفیس و پاکیزہ۔ (1) ﴿ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ﴾ (27/ النمل: 40) ''تو بیشک میرا رب غنی ہے، بزرگ و برتر ہے۔'' ﴿ وَجَآءَھُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ ﴾ (44/ الدخان: 17) ''اور آیا ان کی پاس ایک معزز و مہربان رسول۔'' (2) ﴿ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ ﴾ (8/ انفال: 74) ''ان کے لئے مغفرت اور باعزت رزق ہے۔'' (3) ﴿ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ ﴾ (31/ لقمٰن: 10) ''پھر ہم نے اگایا اس میں ہر ایک نفیس و پاکیزہ جوڑے میں سے۔'' ﴿ وَّ ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا کَرِیْمٍ ﴾ (56/ الواقعہ: 43-44) ''اور کچھ چھاؤں میں، دھویں میں سے جو نہ ٹھنڈا کرے اور نہ مہربان ہو۔'' ﴿ وَ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ﴾ (82/ الانفطار: 10-11) ''اور بیشک تم لوگوں پر نگہبان ہیں جو معزز ہیں، لکھنے والے ہیں۔''

**اَکْرَمُ**: افعل تفضیل ہے۔ زیادہ معزز۔ زیادہ مہربان۔ ﴿ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ﴾ (49/ حجرات: 13) ''بیشک تم میں سے زیادہ معزز اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔''

(افعال) **اِکْرَامًا**: کسی کو عزت دینا۔ کسی پر مہربانی کرنا۔ ﴿ اِذَا مَا ابْتَلٰىہُ رَبُّہٗ فَاَکْرَمَہٗ وَنَعَّمَہٗ ﴾ (89/ الفجر: 15) ''جب کبھی بھی اس کو آزماتا ہے اس کا رب تو وہ مہربانی کرتا ہے اس پر اور نعمت دیتا ہے اس کو۔''

**اَکْرِمْ**: فعل امر ہے۔ تو عزت دے۔ تو مہربان ہو۔ زیر مطالعہ آیت۔ 21

**مُکْرِمٌ**: اسم الفاعل ہے۔ عزت دینے والا۔ مہربانی کرنے والا۔ ﴿ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ﴾ (22/ الحج: 18) ''تو نہیں ہے اس کے لئے کوئی بھی عزت دینے والا۔''

**مُکْرَمٌ**: اسم المفعول ہے۔ عزت دیا ہوا۔ ﴿ بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ ﴾ (21/ الانبیاء: 26) ''بلکہ وہ عزت دیئے ہوئے بندے ہیں۔''

(تفعیل) **تَکْرِیْمًا**: عزت دینا۔ مہربانی کرنا۔ ﴿ وَ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ ﴾ (17/ بنی اسرائیل: 70) ''اور بیشک ہم نے عزت دی ہے آدمؑ کی اولاد کو۔''

**مُکَرَّمٌ**: اسم المفعول ہے۔ عزت دیا ہوا۔ ﴿ فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ﴾ (80/ عبس: 13) ''عزت دیئے ہوئے صحیفوں میں۔''

[illegible]

| غ ل ق |
|---|

(س) غَلَقًا تنگ دل ہونا۔

(تفعیل) تَغْلِیْقًا تنگ کرنا۔ بند کرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔23

| ھ ی ت |
|---|

(x) x ثلاثی مجرد سے فعل نہیں آتا۔

(تفعیل) تَھْیِیْتًا چلانا۔ پکارنا۔

ھَیْتَ یہ عربی محاورہ ہے اور اس کے ساتھ مخاطب کی ضمیریں آتی ہیں۔ یعنی ھَیْتَ لَكَ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُمْ اور لَكُنَّ۔ ان سب کے ایک معنی ہیں۔ یہاں آ۔ آ۔ زیر مطالعہ آیت۔23۔

## ترکیب

(آیت۔24) لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّهٖ جملہ شرطیہ ہے اور وَھَمَّ بِھَا اس کا جواب شرط ہے۔ جو کہ مقدم ہے۔ قاعدہ یہی ہے کہ لَوْلَا کا جواب شرط عموماً اس کے بعد آتا ہے لیکن کبھی پہلے بھی آسکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی اور بھی مثالیں ہیں۔ مثلاً لَوْ کَانَ اِنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا کا جواب شرط اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ مقدم ہے۔ اس بنیاد پر استاد محترم پروفیسر حافظ احمد یار صاحب مرحوم کا کہنا ہے کہ ہمارے قرآن مجید کے نسخوں میں وَھَمَّ بِھَا کے بعد جو وقف کی علامت (ج) بنی ہوتی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اس کا صحیح مقام ھَمَّتْ بِهٖ کے بعد ہے اس لیے ھَمَّ بِھَا کا ترجمہ ہم جواب شرط کے طور پر کریں گے۔

## ترجمہ

| وَقَالَ | الَّذِی | اشْتَرٰىهُ | مِنْ مِّصْرَ | لِامْرَاَتِهٖٓ | اَكْرِمِیْ | مَثْوٰىهُ | عَسٰٓی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور کہا | اس نے جس نے | خریدا انؑ کو | مصر میں | اپنی عورت سے | تو عزت دے | اسؑ کے ٹھکانہ کو | ہوسکتا ہے |

| اَنْ | یَّنْفَعَنَآ | اَوْ | نَتَّخِذَهٗ | وَلَدًا ؕ | وَكَذٰلِكَ | مَكَّنَّا | لِیُوْسُفَ | فِی الْاَرْضِ ۫ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| کہ | وہ نفع دے ہم کو | یا | ہم بنالیں اسؑ کو | بیٹا | اور اس طرح | ہم نے جگہ دی | یوسفؑ کو | اس سرزمین میں |

| وَلِنُعَلِّمَهٗ | مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ | وَاللّٰهُ | غَالِبٌ | عَلٰٓی اَمْرِهٖ | وَلٰكِنَّ |
|---|---|---|---|---|---|
| اور تاکہ ہم تعلیم دیں انؑ کو | خوابوں کی تعبیر میں سے | اور اللہ | غالب ہے | اپنے کام پر | اور لیکن |

| اَكْثَرَ النَّاسِ | لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ | وَلَمَّا | بَلَغَ | اَشُدَّهٗٓ | اٰتَیْنٰهُ | حُكْمًا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| لوگوں کی اکثریت | جانتی نہیں ہے | اور جب | وہ پہنچے | اپنی پختگی کو | تم ہم نے دیا ان کو | فیصلہ کرنے (کی صلاحیت) |

| وَّعِلْمًا ؕ | وَكَذٰلِكَ | نَجْزِی | الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ | وَرَاوَدَتْهُ |
|---|---|---|---|---|
| اور علم | اور اس طرح | جزا دیتے ہیں | احسان کرنے والوں کو | اور پھسلایا انؑ کو |

| الَّتِیْ | ھُوَ | فِیْ بَیْتِھَا | عَنْ نَّفْسِهٖ | وَغَلَّقَتِ | الْاَبْوَابَ |
|---|---|---|---|---|---|
| اس عورت نے | وہ (یعنی یوسفؑ) | جس کے گھر میں تھے | اپنے نفس (کو تھامنے) سے | اور اس نے بند کئے | دروازے |

| وَقَالَتْ | هَيْتَ لَكَ | قَالَ | مَعَاذَ اللّٰهِ | اِنَّهٗ | رَبِّيْٓ | اَحْسَنَ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور کہا | یہاں آؤ | انہوںؑ نے کہا | اللہ کی پناہ | بیشک وہ (عزیز) | مالک ہے میرا | اس نے اچھی طرح رکھا |

| مَثْوَايَ | اِنَّهٗ | لَا يُفْلِحُ | الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ | وَلَقَدْ هَمَّتْ | بِهٖ |
|---|---|---|---|---|---|
| مجھ کو | حقیقت یہ ہے کہ | فلاح نہیں پاتے | ظلم کرنے والے | اور بیشک وہ ارادہ کر چکی تھی | انؑ کا |

| وَهَمَّ | بِهَا | لَوْلَآ | اَنْ | رَّاٰ | بُرْهَانَ رَبِّهٖ | كَذٰلِكَ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اور وہؑ (بھی) ارادہ کرتے | اس عورت کا | اگر نہ ہوتا | کہ | انہوںؑ نے دیکھا | اپنے رب کی روشن دلیل کو | اسی طرح ہوا |

| لِنَصْرِفَ | عَنْهُ | السُّوْٓءَ | وَالْفَحْشَاۗءَ | اِنَّهٗ | مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ |
|---|---|---|---|---|---|
| تاکہ ہم دور رکھیں | انؑ سے | برائی کو | بے حیائی کو | بیشک وہؑ | میرے پاک کئے ہوئے بندوں میں سے تھے |

**نوٹ:1**

بائیبل میں اس شخص کا نام فوطیفار لکھا ہے جس نے یوسفؑ کو خریدا تھا۔ قرآن مجید نے آگے چل کر عزیز کے لقب سے اس کا ذکر کیا ہے وہ شاہی خزانے کا یا باڈی گارڈوں کا افسر تھا۔ تلمود میں اس کی بیوی کا نام زلیخا لکھا ہے۔ مگر یہ جو ہمارے ہاں عام شہرت ہے کہ بعد میں اس عورت سے حضرت یوسفؑ کا نکاح ہوا، اس کی کوئی اصل نہیں ہے، نہ قرآن میں اور نہ اسرائیلی تاریخ میں۔ فوطیفار حضرت یوسفؑ کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکا کسی شریف خاندان کا چشم و چراغ ہے۔ اس لئے اس نے یوسفؑ سے غلاموں کا سا برتاؤ نہیں کیا اور بائیبل کے بیان کے مطابق انہیں اپنے گھر اور اپنی املاک کا مختار بنا دیا۔

اب تک حضرت یوسف کی تربیت صحرا میں نیم خانہ بدوشی اور گلہ بانی کے ماحول میں ہوئی تھی۔ مگر اس وقت کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک مصر میں اللہ تعالیٰ ان سے جو کام لینا چاہتا تھا اور اس کے لئے جس تجربہ اور بصیرت کی ضرورت تھی، اس کے نشوونما کا کوئی موقع بدوی زندگی میں نہ تھا اس لئے اس نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ انتظام فرمایا کہ انہیں سلطنت مصر کے ایک بڑے عہدیدار کے ہاں پہنچا دیا جس نے انہیں اپنی جاگیر کا مختار بنا دیا۔ اس طرح یہ موقع پیدا ہوا کہ انہیں ایک جاگیر کے انتظام سے وہ تجربہ حاصل ہو جائے جو آئندہ ایک بڑی سلطنت کا نظم و نسق چلانے کے لئے درکار تھا۔ واللہ غالب علی امرہٖ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ (تفہیم القرآن)

یہاں سے حضرت یوسفؑ کی زندگی کا نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اب تک وہ نفرت اور حسد کا شکار تھے، اس سے جان چھوٹی تو عشق و ہوس نے ان پر دام پھینکنے کی کوشش کی اور یہ امتحان پہلے امتحان سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوا (تدبر قرآن)

**نوٹ:2**

قرآن کریم نے یہ واضح نہیں فرمایا کہ جو برہان حضرت یوسفؑ کے سامنے آئی وہ کیا چیز تھی۔ اسی لئے اس میں مفسرین حضرات کے مختلف اقوال ہیں۔ امام تفسیر ابن جریرؒ نے ان تمام اقوال کو نقل کرنے کے بعد جو بات فرمائی ہے وہ سب اہل تحقیق کے نزدیک پسندیدہ ہے کہ جتنی بات قرآن کریم نے بتلا دی ہے صرف اسی پر اکتفا کیا جائے۔ اس کے تعین میں وہ سب احتمال ہو سکتے ہیں جو حضرات مفسرین نے ذکر کئے ہیں، لیکن قطعی طور پر کسی کو متعین نہیں کیا جا سکتا۔ (معارف القرآن)